2812

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝1
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝2 ذٰلِكَ
بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ
مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝3 فَاِذَا لَقِيْتُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا
الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ۝ۛ
ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ
وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝4

۝ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۝

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدنی ہے اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے عمل برباد کئے ۝1 اور (جو) ایمان لائے
اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتارا گیا اور وہی ان
کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے ان کی برائیاں اتار دیں اور ان کی حالتیں سنوار دیں ۝2 یہ
اس لئے کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی
طرف سے ہے اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ۝3 تو جب کافروں سے تمہارا
سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کر لو تو مضبوط باندھو
پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو یہاں تک کہ لڑائی اپنا
بوجھ رکھ دے۔ بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی ان سے بدلہ لیتا مگر اس لئے کہ تم میں ایک کو دوسرے
کو جانچے اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا ۝4

(پارہ ۲۶ / سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۴۷ / ۱ تا ۴ * ترجمہ: ک)

2813

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یہ سورۃ مدنی ہے اس میں ۴ رکوع ۳۸ آیات ہیں۔

۱۔ جو منکر ہوئے اور لوگوں کو یا اپنے آپ کو اللہ کے رستہ سے باز رکھا (ایمان، صوم وصلوٰۃ، جہاد و حسنات اتباع نبی کریم علیہ السلام سب کو سبیل اللہ کا لفظ شامل ہے) ان کے اعمال برباد ہو گئے۔ بوجہ عداوت کے وہ کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور آخرت میں کس لئے کہ وہاں کوئی عمل بغیر ایمان و خلوص کے کام نہیں آتا۔

٭ کفر اور اللہ کے رستہ سے روکنے میں اعمال برباد ہوئے پھر اب وہ کون سا طریقہ ہے کہ جس سے نجات ہو جائے اس کا جواب ہے:

۲۔ وہ لوگ جو اللہ اور دیگر ایمان لانے کی چیزوں پر ایمان لائے کتب سابقہ، انبیاء سابقین، ملائکہ حشر ہیں اس کے ساتھ جو کچھ خاتم النبیین حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا حالانکہ وہ برحق ہے اس پر بھی ایمان لائے ان کو یقیناً نجات ہے۔ کس لئے کہ ان سے جو کچھ برے کام سرزد ہوئے تھے ان کو مٹا دے گا اور ان کے حال و شان کو درست کر دے گا دنیا و آخرت میں خوشنود رہیں گے (تفسیر حقانی)

۳۔ یہ اس لئے کہ کافر (باطل کے پیرو ہوئے) یعنی شیطان کے یا نفس امارہ کے یا برے سرداروں کے، لہٰذا ان کے سارے کام باطل ہوئے ٭ (حق کی پیروی) ایمان والوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ خیال رہے، کہ اجماع امت اور قیاس مجتہدین سنت سے ملحق ہے یا حق سے مراد حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کیونکہ حضور کا ہر قول و فعل شریف حق ہے۔ حق حضورؐ سے ایسا وابستہ ہے جیسے نور سورج سے یا خوشبو پھول سے ٭ کفار سے کافروں کی مثالیں اور مومنوں سے مومنوں کی مثالیں۔ بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ کفار کی خصلتوں سے بچیں اور مومنین کے طریقے اختیار کریں۔ (نور العرفان)

۴۔ حکم دیا جا رہا ہے کہ اگر جنگ کے بغیر چارہ کار نہ رہے تو پھر کسل مندی، کوتاہ اندیشی اور بزدلی کا مظاہرہ نہ کرنا بلکہ بڑی جرأت اور بہادری سے باطل سے ٹکرا جانا اور سر دھڑ کی بازی لگا دینا۔ اس وقت رحم و شفقت کا اظہار کمزوری اور ضعف کی علامت ہے جو کافر سامنے آئے اس کی گردن اڑا دینا، باطل کا کوئی سر فتنہ تمہاری ضرب سے جان بچا کر بھاگ نہ جائے ٭ جب تم ان پر غالب آجاؤ اور ان کی اکثریت زخمی ہو جائے جب تم ان کے کشتوں کے پشتے لگا دو انہیں زخموں سے چور چور کر دو حتیٰ کہ وہ بالکل مقہور و مغلوب ہو کر رہ جائیں تو اس وقت قتل بند کر دو اور بقیۃ السیف کو اسیر کر لو ان کی مشکیں خوب کس کر باندھ لو ایسا نہ ہو کہ وہ بھاگ جائیں اور پھر تمہارے لئے نئی مصیبت کھڑی کر دیں۔

☆ اسیرانِ جنگ کے ساتھ کس طرح سلوک کیا جانا چاہیے اس کو بیان کیا جا رہا ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے جبکہ جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں اور اسیر کو قتل کرنا جائز نہیں۔ اسیر کے ساتھ وہی معاملہ کیا جا سکتا ہے جو اس آیت میں مذکور ہے ☆ حضرت ابن عمر نے حجاج سے کہا کہ "ہمیں قیدیوں کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز بھی اسیرانِ جنگ کو قتل نہیں کرتے تھے۔ علامہ ابن جریر نے کہا کہ صحیح قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں ہے ☆ ذٰلِكَ اسم کلمہ ہے بعض فصحاء کے نزدیک کہ جب کوئی فصیح ایک کلام سے دوسرے کلام کی طرف انتقال کرنا چاہتا ہے تو اسے استعمال کیا جاتا ہے ☆ اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں مہلت ہی نہ دیتا اور خود بخود ان سرکشوں کا غرور خاک میں ملا دیتا۔ لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ میدانِ کارزار گرم ہو۔ اہلِ حق حق کو سربلند کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں۔ کفار و مشرکین باطل کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیں (تاکہ) سب دنیا کو پتہ چل جائے کہ مومن و کافر میں کتنا فرق ہے۔ مومن کا مقصدِ حیات کتنا بلند اور پاکیزہ ہے اور کافر کتنا خسیس اور ذلیل ہے ☆ احد کے معرکہ میں مسلمان کثرت سے شہید اور زخمی ہوئے۔ ابوسفیان نے خوشی سے دیوانہ ہو کر نعرہ لگایا (ہبل زندہ باد۔) مسلمانوں نے جوابی نعرہ لگایا "اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ" اللہ تعالیٰ بلند اور بزرگ ہے ابوسفیان نے کہا کہ یہ دن بدر کا بدلہ ہے۔ اور لڑائی کا پانسہ پلٹتا رہتا ہے۔ حضور انور نے ارشاد فرمایا اے فرزندانِ اسلام! اس سے کہو تم ہماری برابری کیسے کر سکتے ہو ہمارے مقتول اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور تمہارے مقتول دوزخ کا ایندھن۔ مشرکین نے کہا ہمارے ہاں عزیٰ ہے۔ مسلمانوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ شہیدانِ حق کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ ان پر بڑے خوش آئند نتائج مرتب ہوں گے اس قربانی کا صلہ انہیں تو یہ ملے گا کہ جنت میں رفیع الشان محلات میں وہ تشریف فرما ہوں گے اور ان کی ملت کو ان کی جانفشانیوں کے صدقے عزت و سربلندی نصیب ہوگی

(ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ⦶ بَالَهُمْ : ان کا حال ⦶ اَلْقَيْتُ : میں نے ڈال دیا ⦶ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ : تم ان کو خوب قتل کر چکو
اَلْوَثَاقَ : بندھن، بندش ⦶ اَوْزَارَهَا : اس کے ہتھیار، اس کے بوجھ ⦶ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⦶ راہِ حق سے روگردانی اعمال کے بیکار و بے فائدہ ہو جانے کا سبب ہے ⦶ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ اور قرآن مجید پر ایمان سے گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے ⦶ ایمان حق ہے اور کفر باطل ہے ⦶ [illegible]

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۵ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۶
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۷ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۱۰
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۱۱
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۖ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ۱۲

وہ پہنچا دے گا انہیں بلند درجات پر اور سنوار دے گا ان کے حالات کو ۵ اور داخل کرے گا انہیں
بہشت میں جس کی پہچان انہیں کرا دی تھی ۶ اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے
تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور (میدان جہاد میں) تمہیں ثابت قدم رکھے گا ۷ اور جنہوں نے (حق کا) انکار
کیا خدا کرے وہ منہ کے بل اوندھے گریں اور اللہ ان کے اعمال کو برباد کر دے ۸ یہ اس لئے کہ انہوں نے
ناپسند کیا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا پس اس نے ضائع کر دیے ان کے اعمال ۹ تو کیا انہوں نے
سیر و سیاحت نہیں کی زمین میں تاکہ وہ خود دیکھ لیتے کہ کیسا انجام ہوا ان (سرکشوں) کا جو ان سے پہلے
گزرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر تباہی نازل کر دی اور کفار کے لئے اسی قسم کی سزائیں ہیں ۱۰ یہ اس لئے
کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا مددگار ہے اور کفار کا کوئی مددگار نہیں ۱۱ بے شک اللہ تعالیٰ داخل فرمائے گا
جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے (سدا بہار) باغات میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں اور
جنہوں نے کفر کیا وہ عیش اڑا رہے ہیں اور محض کھانے (پینے) میں مصروف ہیں ڈنگروں کی
طرح حالانکہ آتش جہنم ان کا ٹھکانا ہے ۱۲

(پارہ ۲۶/سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۴۷/۵ تا ۱۲ * ت: ض)

۵۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کو ہدایت کے راستہ پر چلائے گا اور آخرت میں اونچے درجات کی رہنمائی کرے گا یعنی دونوں جہاں میں ان کے حالات کو درست رکھے گا۔ دنیا میں تو ان کے حالات کی درستی یہ ہوگی کہ جو مجاہد شہید نہیں ہوئے ان کو بھی شہدا کی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا اور شہدا کا ثواب ان کو عطا کیا جائے گا کیوں کہ وہ بھی لڑنے اور شہید ہونے کے لئے گھروں سے نکلے تھے اور آخرت میں ان کی اصلاح احوال کی یہ ہوگی کہ جو شہید ہوئے یا شہید نہ ہوئے سب کے گناہ معاف کر دے گا اور نیکیاں قبول فرمائے گا اور جن لوگوں کے حقوق ان کے ذمہ ہوں گے (ثواب اور بدلہ دے کر) ان کو راضی کرے گا۔

۶۔ اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی ان کو پہچان کرا دے گا۔ یعنی جنت کے اندر ان کو ان کے مکان بتا دے گا بغیر کسی راہ نما کے سیدھے وہ اپنے مکانوں میں پہنچ جائیں گے اور ایسا معلوم ہوگا کہ روز پیدائش سے وہ ان مکانوں میں رہتے چلے آئے ہیں۔

۷۔ اگر تم اللہ کے دین اور اس کے رسول کی مدد کرو گے تو اللہ تم کو تمہارے دشمن پر فتح یاب کرے گا۔ (اور) کافروں سے جہاد کرنے اور حقوق اسلام ادا کرنے میں تم کو ثابت قدم رکھے گا

۸۔ (کافروں کے لئے) (اللہ کی رحمت سے) دوری ہے تعسا کا ترجمہ بعض نے مغلوبیت، گراوٹ، ناکامی کیا ہے بعض علماء نے کہا کہ اس کا معنی دنیا میں ٹھوکر کھانا اور آخرت میں دوزخ میں گرنا ✯ اور اللہ نے ان کے اعمال کالعدم کر دیے کیوں کہ وہ شیطان کی اطاعت کے زیر اثر تھے۔ (تفسیر مظہری)

۹۔ "یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے" یعنی قرآن و ایمان کو انہوں نے ناپسند کیا۔ "لہٰذا اللہ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کر دیے" اعمال سے مراد وہ اعمال ہیں جو صورۃً اعمال خیر ہیں لیکن عدم ایمان کی وجہ سے اللہ کے ہاں ان پر اجر و ثواب نہیں ملے گا۔

۱۰۔ نزول قرآن کے وقت بعض تباہ شدہ قوموں کے کھنڈرات اور آثار موجود تھے۔ اس لئے انہیں چل پھر کر ان کے عبرت ناک انجام دیکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی کہ شاید ان کو دیکھ کر یہ ایمان لے آئیں۔ ✯ اہل مکہ کو ڈرایا جا رہا ہے کہ تم کفر سے باز آؤ ورنہ تمہارے لئے بھی ایسی ہی سزا ہو سکتی ہے اور گزشتہ کافر قوموں کی ہلاکت کی طرح تمہیں بھی ہلاکت سے دوچار کیا جا سکتا ہے (ص ی)

۱۱۔ "جو مومن ہیں ان کا کارساز اللہ ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں" مسلمانوں کو یہ فتح اس لئے حاصل ہوئی کہ حق تعالیٰ اہل ایمان کا مددگار ہے اور ان کفار مکہ کا کوئی مددگار نہیں۔

۱۲۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے حق تعالیٰ ان کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے درختوں اور محلات کے نیچے دودھ، شہد، پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہیں * اور جو لوگ کافر ہیں وہ دنیا میں عیش کر رہے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات کو بغیر کسی فکر کئے ہوئے پورا کر رہے ہیں جیسے کہ چوپائے کھایا کرتے ہیں اور آخرت میں دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ⊘ عَرَّفَهَا : اس نے اس سے شناسا کر دیا ⊘ تَعْسًا : ہلاکت، خواری ⊘ كَرِهُوا : انہوں نے ناپسند کیا ⊘ دَمَّرَ : اس نے اکھیڑ مارا، اس نے ہلاکت ڈالدی ⊘ أَمْثَالُهَا : اس جیسے ⊘ (ا

تفہیمی خلاصہ ⊘ بہشت میں بہشتی کا مکان اس کے دنیوی مکان سے زیادہ مشہور ہوگا ⊘ قرض کے سوا شہید کے جملہ گناہ معاف ہو جائیں گے ⊘ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے اس ارادہ پر قرض لیتا ہے کہ ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض خود ادا کرتا ہے اور جو ضائع کرنے اور نہ دینے کی نیت سے قرض لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہلاک اور تباہ کرے گا۔ (روح) ⊘ تین امور سے ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔ ۱۔ فضل الٰہی پر وقت نظر رکھنا۔ ۲۔ نعمت الٰہی پر شکر کرتے رہنا ⊘ جمیع احوال میں اپنی کوتاہیوں کا احساس کرنا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ⊘ جملہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی عبد اور وہ ان سب کا مولیٰ ہے ⊘ مومن اگرچہ عاصی ہو تب بھی مومن ہے ⊘ حدیث شریف میں ہے کہ تم اپنے ضعفاء کے صدقہ مدد کئے جاتے ہو (روح) ⊘ موجود حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے ⊘ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو غائبانہ مدد کرتا ہے ⊘

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ ج أَهْلَكْنَاهُمْ
فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ
١٣ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ۝ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ط أَنْهَارٌ
١٤ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ج وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ج وَأَنْهَارٌ مِّنْ
خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ج وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ط وَلَهُمْ فِيهَا مِن
كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ط كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً
حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝ ١٥ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ج حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا
مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا قف أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ ١٦

اور ایسی بہت سی بستیاں کہ جو اس بستی سے طاقت ور تھیں کہ جس نے آپ کو نکال دیا ہے ہم
نے ان کو ہلاک کر دیا پھر ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوا ۝۱۳ پھر کیا وہ شخص کہ جو اپنے رب کی طرف روشن
طریقہ پر ہے اس کے برابر ہے کہ جس کی بدکاری اس کے نزدیک بھلی معلوم کرائی گئی اور وہ اپنی خواہشوں
پر چلتے ہوں ۝۱۴ وہ جنت کہ جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے ایسی ہے کہ اس میں صاف
پانی کی نہریں ہیں اور (اسی طرح) نہریں دودھ کی کہ جس کا مزہ نہ بدلے اور مزے دار شراب کی نہریں
ہیں صاف شہد کی نہریں ہیں اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل اور ان کے رب کی مغفرت ہے کیا یہ لوگ
ان کے برابر ہیں جو آگ میں سدا رہیں گے اور کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جس سے ان کی انتڑیاں
ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی ۝۱۵ اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک
کہ جب آپ کے پاس سے جاتے ہیں تو علم والوں سے پوچھتے ہیں کہ اس شخص نے ابھی کیا کہا تھا یہ
وہ ہیں کہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور یہ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں ۝۱۶

(پارہ ۲۶ / سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۴۷ / ۱۳ تا ۱۶ * ت: ح)

۱۳۔ اہل مکہ کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ تم نے اپنے نبی مکرم کو بڑی سنگدلی سے اپنا پیارا وطن چھوڑنے پر مجبور کر دیا
یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ اس پر تمہیں سزا نہ ملے گی بلکہ تم سے پہلے جن قوموں نے اپنے نبیوں کے ساتھ ایسا
ناروا سلوک کیا وہ اگرچہ تم سے زیادہ طاقتور، زور آور اور خوشحال تھیں لیکن ہم نے ان کو ملیامیٹ

کر دیا اور کسی کو ہمت نہ پڑی کہ ان کی مدد کرے ۔ اگر تم باز نہ آئے اور توبہ نہ کی تو تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے گا۔

۱۴۔ جس کے پاس اپنے رب کی طرف سے روشن دلائل ہیں اور ان کی روشنی میں زندگی کی مسافت طے کر کے منزل مقصود کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے اس کا انجام اس بدبخت کے انجام سے بالکل مختلف ہوگا جس کے برے اعمال اس کی نگاہوں میں خوشنما کر دیے گئے ہیں اور وہ اپنی نفسانی خواہشات میں مگن رہتا ہے (ضیاء القرآن)

۱۵۔ دنیا کا پانی اگر کچھ مدت ٹھہرا رہے تو اس کا مزہ بھی خراب ہو جاتا ہے اور بدبو دار بھی ہو جاتا ہے مگر جنت کی نہروں کا پانی ایسا نہیں ہوتا اسی طرح دنیا میں جو معمولاً دودھ ہوتا ہے اس کا مختلف اسباب کی بنا پر مزہ خراب ہو جاتا ہے ترشی پیدا ہو جاتی ہے مگر جنت کی نہروں کا دودھ ہر تغیر سے پاک ہوگا ★ (جنتی شراب) سراسر لذت ہی لذت ۔ نہ اس کی بو ناگوار ہو جیسی دنیوی شراب کی ہوتی ہے نہ نشہ نہ خمار ★ شہد نہایت صاف جس کے اندر نہ موم کی آمیزش ہوگی نہ مکھیوں کی نہ فضلہ کی ۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنت کے اندر پانی کا دریا ہے اور شہد کا دریا ہے اور دودھ کا دریا ہے اور شراب کا دریا ہے پھر ہر ایک سے نہریں نکالی گئی ہیں (بیہقی و ترمذی) ★ " اور ان (جنتیوں) کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی "۔ حدیث شریف میں ہے " جنتی آدمی جوں ہی جنت کا کوئی پھل درخت (سے) توڑے گا فوراً اس کی جگہ ویسا ہی دوسرا پھل لگ جائے گا " (بروایت حضرت ثوبانؓ) ★ اور ان (جنتیوں) کے لئے ان کے رب کی طرف سے معافی ہو جائے گی یعنی ان کا رب کبھی ان سے ناراض نہیں ہوگا ★ کیا وہ شخص جو ہمیشہ جنت میں رہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۔ (تفسیر مظہری)

۱۶۔ بعض آدمی یعنی منافقین میں سے ایسے ہیں کہ وہ جمعہ کے دن آپ کے خطبہ کی طرف کان تو لگاتے ہیں مگر وہ توجہ آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو اہل علم صحابہ کرام مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہتے ہیں کہ ابھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر کیا فرمایا جس سے مقصود ان کا آپ کے ساتھ تعریض کرنا ہوتا تھا ★ یہ منافقین ایسے لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے وہ حق اللہ ہدایت کی بات سمجھتے ہی نہیں اور خفیہ طور پر کفر و نفاق و خیانت اور رسول اللہ کے ساتھ دشمنی قائم کرنے پر ہیں ۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ⊘ نَاصِرٌ : کوئی مدد کرنے والا ⊘ اٰسِنٍ : سخت بدبودار ⊘ لَبَنٍ : دودھ ⊘ خَمْرٍ : شراب انگوری ⊘ عَسَلٍ : شہد ⊘ مُصَفًّى : صاف کیا ہوا ⊘ اٰنِفًا : ابھی ⊘ (لغات القرآن)

2820

تفہیمی خلاصہ ○ کافر حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر کھاتا ہے ○ دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے ○

ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں ہو سکتے ○ اہل نفس کو بدعات اور برے اعمال بھلے لگتے ہیں ○ دنیوی امور زوال

پذیر ہوتے ہیں ○ تقویٰ اور عمل صالح ایمان کے دروازے ہیں ○ (دجلہ، فرات، نیل اور سیحان) پانی وہ ہے جو ابتداء سے صاف ہو کر کسی ملاوٹ سے نہ ہو ○

بہشت کا پانی متغیر نہیں ہوتا ○ یہ چاروں نہریں کوثر سے خارج ہوتی ہیں ○ دوزخ کا مشروب ابلتے کھال

اور غفلت و جہل سے بھرپور ہونا سبب عذاب ہوتا ہے ○

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ ۝ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ج فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ج فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
ذِكْرٰهُمْ ۝ ١٨ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝ ١٩ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ لا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ط فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝
طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ قف فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ قف فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ
فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ

اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کو وہ مزید ہدایت بخشتا ہے اور پرہیزگاری عنایت کرتا ہے ۝ ١٧
اب تو یہ لوگ قیامت ہی کو دیکھتے ہیں کہ ناگہاں ان پر آ واقع ہو سو اس کی نشانیاں (وقوع میں)
آ چکی ہیں ۔ پھر جب وہ ان پر آ نازل ہوگی اس وقت انہیں نصیحت کہاں ۝ ١٨ پس جان رکھو کہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو (اور) مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے
بھی ۔ اور اللہ تم لوگوں کے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے واقف ہے ۝ ١٩ اور مومن لوگ کہتے ہیں کہ
(جہاد) کی کوئی سورت کیوں نازل نہیں ہوئی لیکن جب کوئی صاف معنوں کی سورت نازل
ہو اور اس میں جہاد کا بیان ہو تو جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے تم ان کو دیکھو کہ تمہاری طرف
اس طرح دیکھنے لگیں جس طرح کسی پر موت کی بیہوشی ہو رہی ہو سو ان کے لئے خرابی ہے ۝ ٢٠
فرمانبرداری اور پسندیدہ بات کہنا پھر جب بات پختہ ہو گئی تو یہ لوگ اگر اللہ سے سچے
رہنا چاہتے تو ان کے لئے اچھا ہوتا ۝ ٢١ تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں
خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو ۝ ٢٢

(پارہ ٢٦/ سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٤٧/ ١٧ تا ٢٢ * ت: ع)

١٧ ۔ اور جو ہدایت یافتہ ہیں یعنی ایمان دار ان کو ان کی مجالس وعظ میں اور زیادہ ہدایت ہوتی ہے ۔
١٨ ۔ انسان دنیا میں نیکی حاصل کرنے کو بھیجا گیا ہے اب تک تو انہوں نے کوئی ذریعہ آخرت حاصل نہیں کیا

پھر کب کریں گے کیا قیامت (ممکن ہے کہ الساعۃ سے مراد موت کی گھڑی ہو اور اس کی علامات انسانی تغیرات دم بدم اس کو متنبہ کر رہی ہیں) کے منتظر ہیں کہ دفعتہً آجائے۔ پس قیامت کی علامات تو آ گئے۔ من جملہ آثار قیامت کے حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ گر مبعوث ہونا ہے صحیح بخاری ومسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا مبعوث ہونا اور قیامت کا آنا اس طرح سے ہے اور دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو۔ یعنی قریب قریب ہیں اور بھی علامات قیامت ظاہر ہو گئے فسق وفجور کا رواج محبت واتفاق کا اٹھ جانا وغیرہ وغیرہ (تفسیر حقانی)

۱۹۔ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ توحید کا عرفان کامل جو آپ کو بخشا گیا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس بات میں تو ادنیٰ سا شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا علم حضور کو ان آیات سے حاصل نہیں ہوا بلکہ روز الست سے حاصل ہے اس لئے یہاں اِعلم بمعنی اُثبُت ہے یعنی آپ اس پر ثابت قدم اور پختہ رہیئے لیکن بعض اکابر نے فرمایا کہ حضور کو اس عقیدہ پر ثبات اور پختگی بھی پہلے سے حاصل ہے اس لئے اعلم بمعنی تذکر ہے یعنی اس حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھیئے ✯

"وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ" علامہ قرطبیؒ نے اس کے دو معنی ذکر کئے ہیں۔ ۱۔ اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اَنْ يَقَعَ مِنْكَ ذَنْبٌ یعنی آپ اس بات سے اللہ کی مغفرت طلب کریں کہ آپ سے کوئی گناہ سرزد ہو میں نے ترجمہ اسی کے مطابق کیا ہے۔ ۲۔ اِسْتَغْفِرْ لِيَعْصِمَكَ مِنَ الذُّنُوبِ یعنی استغفار کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو گناہوں سے بچائے رکھے۔ علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجات میں ہر لحظہ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اوپر والے درجے پر پہنچ کر نیچے والے درجے پر نگاہ پڑتی تو موجودہ رفعت کے مقابلہ میں وہ قصور محسوس ہوتا۔ اس لئے حضور کثرت سے استغفار کیا کرتے (روح المعانی) علمائے ربانیین کے ارشادات کا (وہی ہے جو) علامہ قرطبی نے ذکر کیا ہے ✯ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ ان کے لئے مغفرت مانگنے کا حکم اپنے محبوب کو دیا۔ علامہ بغوی رقمطراز ہیں۔ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کی یہ عزت افزائی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ امت کے گناہوں کے لئے مغفرت طلب کریں اور حضور کی ذات پاک وہ شفیع ہے جس کی شفاعت اور دعا مقبول ہے (ضیاء القرآن)

۲۰۔ اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ کہتے رہتے کہ کوئی (نئی) سورت کیوں نہیں نازل ہوئی سو جس وقت کوئی (صاف صاف مضمون کی) کوئی سورت نازل ہوتی ہے اور اس میں جہاد کا بھی ذکر ہوتا ہے تو جن لوگوں کے

دلوں میں بیماری ہے (یعنی نفاق) آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی طاری ہو رہی ہے سو (اصلی بات یہ ہے کہ) عنقریب ان کی کم بختی آنے والی ہے ان کی اطاعت اور بات چیت معلوم ہے * جہاد کا حکم جس صورت میں نازل ہوا منافقوں پر اس سورت کا نزول سارے قرآن سے زیادہ شاق اور دشوار ہوا۔ (تفسیر مظہری)

۲۱۔ "فرمان کا بجا لانا اور اچھی بات کا کہنا" یعنی حکم جہاد سے گھبرانے کے بجائے ان کے لئے بہتر تھا کہ وہ سمع و طاعت کا مظاہرہ کرتے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابت" گستاخی کے بجائے اچھی بات کہتے * "پھر جب کام مقرر ہو جائے" یعنی جہاد کی تیاری مکمل ہو جائے اور وقت جہاد آ جائے۔ "تو اگر اللہ کے ساتھ سچے رہیں" یعنی اگر اب بھی نفاق چھوڑ کر اپنی نیت اللہ کے لئے خالص کر لیں یا رسول کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑنے کا جو عہد کرتے ہیں اس میں اللہ سے سچے رہیں "تو ان کے لئے بہتر ہی ہے" یعنی نفاق اور مخالفت کے مقابلے میں توبہ و اخلاص کا مظاہرہ بہتر ہے۔ (صاوی)

۲۲۔ "پھر تم سے یہی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم فساد برپا کر دو گے زمین میں اور قطع کر دو گے اپنی قرابتوں کو" تم جاہلیت کے دور کی طرف لوٹ جاؤ، خونریزی کرنے لگو اور قطع رحمی پر اتر آؤ۔ یہ زمین میں عموماً فساد انگیزی کرنے کی نہی ہے اور قطع رحمی کرنے کی خصوصاً۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں اصلاح کرنے اور صلہ رحمی کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور وہ رشتہ داروں سے احسان کرنا ہے گفتگو، افعال اور مال خرچ کرنے میں۔ اس بارے میں متعدد صحیح اور حسن احادیث وارد ہوئی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ⊘ أَشْرَاطُهَا : اس کی نشانیاں ⊘ مُتَقَلَّبَكُمْ : تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ ⊘ مَثْوَاكُمْ تمہارا ٹھکانا ⊘ مُحْكَمَةٌ : محکم غیر منسوخ : بے ہوش، جس پر بے ہوشی طاری ہو ⊘ عَسَيْتُمْ : توقع ہے ⊘ تَوَلَّيْتُمْ : تم پھر گئے ⊘ تُقَطِّعُوْا : تم کاٹو گے، تم توڑو گے ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ قیامت اچانک آئے گی ⊘ یقین رکھو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ⊖ سعادت کا دارومدار توحید و اطاعت الٰہی پر ہے ⊘ بدبختی اور شقاوت کی جڑ شرک اور معصیت ہے ⊘ عقیدہ توحید تمام عقائد کا سرتاج ⊖ اللہ علیم ہے ⊘ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو ہماری بخشش مانگنے کا حکم دیا ہے ⊖ اللہ تعالیٰ کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ⊖ کتاب و سنت کا عالم ہی درجہ ولایت پاتا ہے ⊖ جہاد اکبر و جہاد اصغر میں مال و وجود دونوں خرچ کئے جاتے ہیں ⊖ زمین میں فساد نہ پھیلانا ⊖ رشتہ داری کو مت توڑنا ⊖

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ ٢٣ أَفَلَا
يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ ٢٤ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا
عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ
لَهُمْ ط وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۝ ٢٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ
سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ج وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۝ ٢٦ فَكَيْفَ إِذَا
تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۝ ٢٧ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ
اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ ٢٨ ع
أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝ ٢٩ وَلَوْ
نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ط وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ
الْقَوْلِ ط وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝ ٣٠

یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں ۝ ٢٣ تو کیا وہ
قرآن کو سوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر قفل لگے ہیں ۝ ٢٤ بے شک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے بعد اس کے کہ
ہدایت ان پر کھل چکی تھی شیطان نے انھیں فریب دیا اور انھیں دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی ۝ ٢٥ یہ
اس لئے کہ انھوں نے کہا ان لوگوں سے جنھیں اللہ کا اتارا ہوا ناگوار ہے ایک کام میں ہم تمہاری مانیں گے اور
اللہ ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے ۝ ٢٦ تو کیسا ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے ان کے منہ اور ان کی پیٹھیں
مارتے ہوئے ۝ ٢٧ یہ اس لئے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے اور اس کی خوشی انھیں
گوارا نہ ہوئی تو اس نے ان کے اعمال اکارت کر دیے ۝ ٢٨ کیا جن کے دلوں میں بیماری ہے اس گھمنڈ میں ہیں کہ
اللہ ان کے چھپے بیر ظاہر نہ فرمائے گا ۝ ٢٩ اور اگر ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھا دیں کہ تم ان کی صورت
سے پہچان لو اور ضرور تم انھیں بات کے اسلوب میں پہچان لوگے اور اللہ تمہارے عمل جانتا ہے ۝ ٣٠

(پارہ ٢٦/ سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٤٧/ ٢٣ تا ٣٠ * ت: ک)

٢٣ - یہی وہ بدنصیب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔ ان کی بزدلی اور ان کے ظلم و عدوان
کے باعث ان کے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔ وہ حق کی صدائے دلنواز سن ہی نہیں سکتے۔ ان کی آنکھیں اندھی
ہو جاتی ہیں اور نورِ ہدایت انھیں نظر نہیں آتا۔

(ضیاء القرآن)

2825

۲۴ ۔ کاش قرآن میں غور کرتے مصالح جہاد کو سوچتے ان کے دلوں پر مہر اور قفل ہیں یہ توفیق کہاں ۔

۲۵ ۔ ہدایت ظاہر ہونے پر جو منہ پھیرتے ہیں ان کو شیطان نے یہ حیلہ بازی سکھائی کہ جہاد میں یہ خرابی
ہے اور اسی نے ان کو امید دلائی ہے کہ مدتوں جیو گے ابھی کیوں مرا کرتے ہو (تفسیر حقانی)

۲۶ ۔ یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ان اشخاص سے جو اللہ کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کرتے ہیں یعنی
یہودی کافروں نے منافقوں سے یا منافقوں نے یہودی کافروں سے یا ایک فریق نے مشرکوں سے کہا *
بعض امور میں ہم تمہارے کہے پر چلیں گے یا تمہارے بعض مشوروں پر عمل کریں گے جیسے تمہارے کہنے کے
مطابق ہم جہاد میں (مسلمانوں کے ساتھ) شریک نہیں ہوں گے یا تمہارے کہنے سے تمہارے ساتھ مل کر
ہم بھی نکلیں گے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی میں ہم تمہارے ساتھ شریک ہوں گے *
یہودیوں یا منافقوں کی پوشیدہ باتوں میں سے ایک بات یہ بھی تھی جو اللہ نے ظاہر کر دی

۲۷ ۔ "کیف" استفہام تعجبی ہے (یعنی تعجب ہے پوچھنے کا کہ کیا حال ہوگا جب کہ) ملائکہ ان کی
روحیں قبض کریں گے (لوہے کے ہتھوڑوں اور گرزوں سے) ان کے چہروں اور پیٹھوں پر چوٹیں
لگاتے ہوئے (تفسیر مظہری)

۲۸ ۔ یہ پٹائی اور عقوبت اس سبب سے ہے کہ انہوں نے یہودیت کو اختیار کیا اور توحید خداوندی
کا انکار کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ تمام نیکیاں جو انہوں نے یہودیت کے زمانے میں کی ہیں وہ سب ضائع کر دیں
(تفسیر ابن عباسؓ)

۲۹ ۔ منافقین کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض و عناد تھا اس کے حوالے سے کہا جا رہا ہے
کہ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے (ان کے بغض و عناد کو) ظاہر کرنے پر قادر نہیں

۳۰ ۔ ایک ایک شخص کی اس طرح نشاندہی کر دیتے کہ ہر منافق کو عیاناً پہچان لیا جاتا ، لیکن تمام
منافقین کے لئے اللہ نے ایسا اس لئے نہیں کیا کہ یہ اللہ کی صفت ستاری کے خلاف ہے وہ بالعموم
پردہ پوشی فرماتا ہے پردہ دری نہیں دوسرا اس نے انسانوں کو ظاہر پر فیصلہ کرنے اور باطن کا
معاملہ اللہ کے سپرد کرنے کا حکم دیا ہے * البتہ ان کا لہجہ اور انداز گفتگو ہی ایسا ہوتا ہے جو ان کے باطن
کا غماز ہوتا ہے جس سے اے پیغمبر تو ان کو یقیناً پہچان سکتا ہے ۔ یہ عام مشاہدے میں آنے والی بات ہے کہ
انسان کے دل میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اسے لاکھ چھپائے لیکن اس کی گفتگو ، حرکات و سکنات اور

لہجہ کی مخصوص کیفیات، اس کے دل کے راز کو آشکارا کر دیتی ہیں (ص۔ی)

لغوی اشارے ⊘ اَقْفَالُهَا : اس کے قفل ⊘ اِرْتَدُّوْا : وہ الٹے پھرے ⊘ سَوَّلَ : اس نے بات بنائی و
اَمْلٰی : اس نے مہلت میں ڈال دیا ⊘ نُطِيعُكُمْ : تمہارا کہنا مانیں گے ⊘ اِسْرَارَهُمْ : ان کا چھپا کر
سرگوشیاں کرنا ⊘ اَسْخَطَ : اس نے بیزار کر دیا ⊘ اَضْغَانَهُمْ : ان کے کینے ⊘ اَرَيْنٰكَهُمْ : ہم نے
تجھ کو ان لوگوں کو دکھلا دیا ⊘ بِسِيمٰهُمْ : ان کا چہرہ ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ کفر کے تمام تقاضے جاننے کے بعد کفر سے پیچھے ہٹ جاتے ⊘ دلوں سے تالوں کا کھل جانا فضل و کرم الٰہی پر منحصر ہے ⊘ ابر نوبہار جود و کرم میں بندش نہیں کرتا ⊘ منافقین مرگ کے خوف سے موصوف ہیں ⊘ قبیح چیز کو حسین کر کے دکھانا شیطان کا فریب ہے ⊘ کفر و معاصی حبط اعمال کے موجب ہیں ⊘ مومن اہل رضا سے ہوتا ہے و زندگی میں جو مل جائے غنیمت جانیں ⊘ منافقت قلبی مرض ہے ⊘ کینہ والا رسوائی اٹھاتا ہے ⊘ منافق اپنے لب و لہجہ سے جانا جاتا ہے ⊘ یہ عمل کی علامت ہے ⊘ ہر بات اور کام میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے ⊘ اچھی نصیحت کو قبول کرنا چاہیے ⊘

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝٣١ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا
اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝٣٢ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ
وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝٣٣ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝٣٤ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ
وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝٣٥ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا
يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝٣٦ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ
اَضْغَانَكُمْ ۝٣٧ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ
وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ
تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۝٣٨ ع

اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں تاکہ ہم دیکھ لیں تم میں سے جو مصروف جہاد رہتے ہیں اور صبر کرنے والے ہیں اور ہم پرکھیں گے تمہارے
حالات کو ۝٣١ بیشک جو لوگ خود بھی کفر کرتے رہے اور دوسروں کو بھی روکتے رہے اللہ کی راہ سے اور مخالفت کرتے رہے رسول
(کریم) کی باوجودیکہ ظاہر ہو چکی تھی ان کے لئے راہ ہدایت۔ وہ قطعاً اللہ تعالیٰ کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ
ان کے اعمال کو اکارت کر دے گا ۝٣٢ اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول (اکرم) کی اور
نہ ضائع کرو اپنے عملوں کو ۝٣٣ بیشک جو خود بھی کفر کرتے رہے اور دوسروں کو بھی راہ حق سے روکتے رہے پھر وہ مر گئے کفر کی
حالت ہی میں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا ۝٣٤ (اے فرزندان اسلام!) ہمت مت ہارو اور (کفار کو) دعوت صلح مت دو
تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال (اور کوششوں) کو ضائع نہیں ہونے دے گا ۝٣٥ یہ دنیوی زندگی
تو محض ایک کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگار بن جاؤ تو وہ تمہیں تمہارے اجر عطا کرے گا اور وہ نہ طلب کرے گا تم سے تمہارے مال ۝٣٦
اگر وہ طلب کرے تم سے تمہارے مال اور اس پر اصرار کرے تو تم بخل کرنے لگو اور (یوں) ظاہر کر دے گا تمہاری ناگواریوں کو ۝٣٧ ہاں تم ہی وہ لوگ
جنہیں دعوت دی جاتی ہے کہ (اپنے مال) خرچ کرو اللہ کی راہ میں پس تم میں سے کچھ بخل کرنے لگتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ اپنی ذات
سے بخل کر رہا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو غنی ہے (کسی کا محتاج نہیں) بلکہ تم (اس کے) محتاج ہو۔ اور اگر تم روگردانی کرو گے (تو اس
سعادت سے محروم کر دیئے جاؤ گے) اور تمہارے عوض وہ دوسری قوم لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ۝٣٨
(پارہ ۲۶/ سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۴۷/ آیت ۳۱ تا ۳۸ ✡ ص: ۳۸)

۳۱ - تمہارا اپنے منہ سے کہنا کہ ہم مخلص مومن ہیں، خبریں ہیں، ان خبروں کی تصدیق یا تکذیب تمہارے عمل کریں گے۔ خیال رہے کہ رب کا بندوں کو جانچنا اپنے علم کے لئے نہیں بلکہ مخلوق پر ظاہر کرنے کے لئے ہے معلوم ہوا کہ حضور کھرے کھوٹے کی کسوٹی ہیں

۳۲ - خود بھی کافر رہے دوسروں کو بھی کافر کیا، اسلام سے روکا۔ معلوم ہوا کہ کافر گر کا عذاب بہت سخت ہے
* معلوم ہوا کہ نادانی سے کافر بننے والے کی سزا کم ہے دیدہ دانستہ کفر کرنے والے سے یا تو اہل کتاب کفار مراد ہیں یا منافقین یا عام کفار عرب، کیونکہ ان سب پر حضور کی نبوت ظاہر ہو چکی تھی ہزارہا معجزات دیکھ چکے تھے * رسول اللہ کو نقصان نہ پہنچائیں گے جیسے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ "یخادعون اللہ" یعنی رسول اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں۔

۳۳ - اس آیت سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کفار پر عبادات اسلامیہ فرض نہیں، پہلے ایمان لاؤ پھر نماز روزہ۔ دوسرے یہ کہ مومنوں کے خطاب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داخل ہونا ضروری نہیں دیکھو اس خطاب میں حضور داخل نہیں * قرآن کے ساتھ حدیث کے احکام ماننا بھی فرض ہیں کیونکہ اطاعت رسول کا علیحدہ حکم دیا گیا دوسرے یہ کہ اللہ کی اطاعت صرف فرمان میں ہے رسول اللہ کی اطاعت فرمان میں بھی ہے ان کے اعمال طیبہ میں بھی اس لئے دو جگہ اطاعت کا ذکر ہوا بعض مسلمانوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک سے تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں ایسے ہی ایمان کی برکت سے کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا * نیک عمل شروع کرنے کے بعد نہ توڑے، نفل نماز جب شروع کر دی جائے تو اس کا توڑنا حرام ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ ہر نفل شروع کر دینے سے واجب ہو جاتا ہے۔ دلیل یہ آیت ہے۔ اور حضور کا وہ عمل کہ اپنے نفلی عمرہ کا احرام باندھا مگر ادا نہ کر سکے اور حدیبیہ میں کفار سے صلح ہو گئی تو سال آئندہ قضا کی۔ (نور العرفان)

۳۴ - بخشش نہ ہونے کی صرف یہی صورت ہے کہ کفر و بدکاری کرے اور پھر کفر ہی کی حالت میں مر جائے تب ہرگز اس کی بخشش نہ ہوگی۔ اعمال برباد نہ ہونے پر اس کا فضل برقرار و باقی رہتا ہے

۳۵ - تم بودے نہ بنو اور دب کر صلح نہ کرو حالانکہ تم ہی غالب ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے تمہارے اعمال تمہاری کوششیں برباد نہ کرے گا۔ اس آیت میں صاف حکم ہے کہ کفار سے دب کر صلح کی درخواست نہ کی جائے

اگر وہ صلح طلب کریں تو کر لو ورنہ اللہ پر بھروسہ رکھ کر ان سے جنگ کرنے میں کوشش کرو یا فتح پاؤ گے سو یہی مراد ہے یا مارے جاؤ گے تو شہید ہو گے ۔ (تفسیر حقانی)

۳۶۔ دنیاوی زندگی میں جب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ باطل ہے کیونکہ ذکر کے بغیر اس پر کوئی قابلِ ذکر فائدہ مرتب نہیں ہوتا ۔ حدیث پاک میں ہے دنیاوی زندگی تمہیں ایسی چیزوں سے غافل کر دیتی ہے جو تمہیں دائمی زندگی عطا کر سکتی ہے ۔ فرمایا اگر تم دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے احکام پر عمل کرو اور جن چیزوں سے اس نے تمہیں روکا ہے اس سے رک کر عذابِ الٰہی سے بچو تو اللہ تعالیٰ آخرت میں تمہیں ایمان اور تقویٰ کا اجر عطا فرمائے گا اس وقت تمہاری دنیاوی زندگی آخرت کی کھیتی ہو گی ۔ فرمایا وہ تم سے تمہارے اموال کا سوال نہیں کرتا کیونکہ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں وہ تمہیں ایمان لانے اور اطاعت کرنے کا حکم دیتا ہے ۔ (تفسیر مظہری)

۳۷۔ اگر ضرورت سے زائد کل مال کا مطالبہ کرے اور وہ بھی اصرار کے ساتھ اور زور دے کر تو یہ انسانی فطرت ہے کہ تم بخل کرو گے اور اسلام کے خلاف اپنے بغض و عناد کا اظہار کرو ۔ یعنی اس صورت میں تو دین اسلام کے خلاف تمہارے دلوں میں عناد پیدا ہو جاتا کہ یہ اچھا دین ہے جو ہماری محنت کی ساری کمائی اپنے دامن میں سمیٹ لینا چاہتا ہے ۔ (ضیاء)

۳۸۔ ہاں تم ایسے لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو اس پر بھی بعض اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کنجوسی کرتے ہیں ۔ اور جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں کنجوسی کرتا ہے تو وہ ثواب و عزت سے بخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ تو غنی ہے وہ تمہارے اموال وغیرہ کا محتاج نہیں اور تم ہی اس کی رحمت و مغفرت اور اس کی جنت کے محتاج ہو ۔ اور اگر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور اس راہ میں صدقہ سے منہ پھیر لو گے تو وہ تمہیں ختم کر کے تمہاری جگہ تم سے بہترین اور اطاعت گزار دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تم جیسے نافرمان اور اطاعتِ الٰہی سے منہ موڑنے والے نہ ہوں گے ۔ بلکہ تم سے بہتر اور زیادہ اطاعت گزار ہوں گے ۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ اَخْبَارَكُمْ : تمہارے احوال، تمہاری خبریں ۞ تُشَاقُّوا : وہ مخالف ہوئے ۞ تَهِنُوْا : تم سست ہو جاؤ، تم بودے ہو جاؤ ۞ اَعْلَوْنَ : غالب، بلند مرتبہ ۞ لَعِبٌ : کھیل ۞ لَهْوٌ : سنجیدگی چھوڑ کر مزاح کی طرف میلان ۞ اُجُوْرَكُمْ : تمہارا حق، تمہارا بدلہ ۞ يُحْفِكُمْ : تم سے مانگنے میں زیادتی کرے ۞ اَضْغَانَكُمْ : تمہارے دل کی خفگیاں!

تفہیمی خلاصہ ۞ جہاد بجائے خود امتحان ہے ۞ آزمائش سے عمل کا صدق و کذب ظاہر ہوتا ہے ۞
حکم الٰہی اور سنت نبوی کی خلاف ورزی باطل ہے ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اپنا مال وہی ہے
جو اس نے پہلے بھیج دیا اور وارثوں کا مال وہ ہے جو (مرنے کے بعد) پیچھے چھوڑ گیا۔" (بخاری، نسائی) ۞ فرمایا
ہر روز صبح دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ راہ حق میں خرچ کرنے والے کو بدل عنایت فرما
دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک کر رکھنے والے بخیل کے مال کو تلف کر دے (بروایت حضرت ابوہریرہ۔ متفق علیہ)
۞ حضرت اسماء راوی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خرچ کرو اور گنتی نہ کرو ورنہ
اللہ بھی گن گن کر دے گا۔ اور جمع کر (جمع کر کے) نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے بند کر لے گا۔ اور تھوڑا
تھوڑا دیتی رہو جہاں تک ہو سکے۔ (متفق علیہ) ۞ فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم زاد خرچ
کر میں تجھ پر خرچ کروں گا (متفق علیہ) ۞